بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

قارئینِ کرام حضرات وخواتین   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل آپ نے ۱۸ ڈگری پر صبح صادق ہونے کی واضح تردید اور اکابر کے نظریات واختلافات کی تفصیل کے ضمن میں مورخہ ۲ دسمبر ۲۰۱۲ء کے News اور Prayer time میں پروفیسر عبداللطیف صاحب کا خط اور مفتی شوکت علی صاحب حفظہ اللہ کا جوابی خط پڑھا تھا دیکھو یہ لنک:

http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/Prof.pdf

اب ذیل میں پروفیسر صاحب کی طرف سے مذکورہ خط کا جو جواب آیا اور اس کے جواب میں مفتی صاحب نے جو جواب دیا آپ کے شکریہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں

جواب از پروفیسر عبداللطیف صاحب

محترم جناب حضرت شوکت قاسمی صاحب سلام مسنون

احقر نے گزارش کی تھی فرمائے حضرت میں نے کس جگہ۔ کب کہا ہے۔ یا کہاں لکھا ہے کہ صبح کاذب گھنٹوں پہلے ہوتی ہے اور پھر صبح صادق میں ضم ہو جاتی ہے۔ جو بات میں نے نہ لکھی ہے نہ کہی ہے۔ کہ صبح کاذب گھنٹوں پہلے ہوتی ہے۔ آپ نے جھوٹا مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ اب اپنے دوسرے ای میل میں اللہ کا شکر ہے آپ کے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ آپ نے میرے سوال کا جواب دینے کی بجائے یوں لکھا ہے۔ غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہیں اور میں بھی انسان ہوں۔ محترم اس جملے سے آپ نے تسلیم کر لیا کہ آپ نے غلط بیانی کی اور جھوٹ بولا آپ نے یوں بھی لکھا۔ میں دل آزاری کی معذرت کرتا ہوں۔ معذرت تو وہ ہی شخص کرتا ہے جس کا ضمیر اس سے کہتا ہے تو نے غلطی کی ہے۔ گویا معذرت کی درخواست کرنے سے بھی آپ نے تسلیم کر لیا کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے۔ اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی، تو آپ نے لکھا میرے بارے میں کہ میں نے یوں لکھا ہے، بروجی روشنی اور فلکی فلق کے مابین اچھا خاصہ وقفہ ہوتا ہے۔ محترم یہ میرے الفاظ نہیں ہیں، اپنے حالیہ ای میل میں دیکھ لیں اس میں آپ نے جس عبارت کا حوالہ دیا ہے۔ وہ جاوید قمر کے مراسلے کا حوالہ ہے یہ نہ میری بات ہے نہ میرے الفاظ دیکھ لیں اپنا ای میل یہ میری بات نہیں ہے، اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے ادھر ادھر کی باتیں کیوں کرتے ہو حضرت جانے دو میرے محترم ماشاءاللہ تم تو ایک عالم ہو آپ کا موقف ہے 18 درجہ پر صبح کاذب ہوتی ہے محترم فرمائے اگر 18 درجہ پر صبح کاذب ہوتی ہے، تو اس وقت احادیث نبوی میں صبح کاذب کی ذکر کردہ نشانیاں ہونی لازمی ہیں، مگر میرے محترم آپ نے قرآن شریف پر دایاں ہاتھ رکھ کر فرمایا ہے اس وقت آپ نے بارہا سیورانر جی جیسی روشنی دیکھی ہے۔ آپ کا موقف ہے 18 درجہ پر صبح کاذب ہوتی ہے اور اس وقت 18 درجہ پر آپ نے بار بار ہر مرتبہ سیورانر جی جیسی روشنی دیکھی ہے، محترم فرمائے اس تضاد کا کیا بنے گا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ میں اس شرعی مسئلہ پر تحقیق کروں محترم۔ میں تو اس مسئلہ پر سن 1971-1972 سے تحقیق کر رہا ہوں جب عین ممکن ہے آپ نے کسی مدرسہ میں درجہ اول میں داخلہ لیا تھا۔ یہ تو آپ کی زیادتی ہے کہ اس کو شرعی مسئلہ کہہ کر معصوم مسلمانوں کو الجھن میں ڈال رہے ہو۔ یہ کوئی مسئلہ نہ پہلے تھا اور اللہ کے فضل سے یہ مسئلہ نہ آج ہے۔ مجھے میرے رفقاء اور علماء کرام نے آپ کی یہ ساری ای میل سن کر یہ مشورہ دیا ہے کہ یہ علماء کرام کو بدنام کر رہا ہے اس سے کسی قسم کی گفتگو کرنا ای میل سے خط و کتابت کرنا فضول ہے۔ مجھے منع کر دیا ہے۔ یہ کبھی بھی بات نہیں مانیں گے نہ سمجھداری سے کام لیں گے، اب خدا حافظ آئندہ ای میل اس سلسلے کی نہ میں آپ کی کبھی کھولوں گا نہ پڑھوں گا نہ کبھی جواب دوں گا۔

آپ نے چونکہ اپنی غلطی تسلیم کر لی میں نے اللہ کے واسطے آپ کو معاف کر دیا آپ بھی مجھے معاف فرما دیں۔ فقط وسلام

جواب از فقیر شوکت علی قاسمی، صوابی

محترم پروفیسر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جاوید قمر صاحب کی باتوں سے اگر آپ متفق نہیں ہیں تو انہیں اپنی کتاب میں کیوں لکھی ہیں؟ نیز اس پر رد کیوں فرمایا۔ بلکہ آپ نے تو جاوید قمر صاحب کا پورا مراسلہ اپنی تائید میں نقل کیا ہے، تو اس کی نسبت اگر آپ کی طرف درست نہیں تو کون اس کا ذمہ دار ہوگا؟

راقم کی طرف جھوٹ کی جھوٹی نسبت کرنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین فرمالیجئے گا، کہ ہم الحمدللہ اس الزام کو رد کر چکے ہیں جس کی بنیاد پر آپ راقم کی طرف جھوٹ کو منسوب کر رہے ہیں۔ اگر تقریباً آدھی صدی سے اس موضوع پر تحقیق فرما رہے ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کی طرف سے راقم کے ارسال کردہ سوالات میں سے ایک کا جواب نہ دے سکے، تاکہ معصوم مسلمان الجھن کا شکار نہ بنے؟

کیاان معصوم مسلمانوں کا آپ کے اوپر یہ حق نہیں کہ اگر آپ حق جانتے ہیں تو آپ اسے سامنے لاکران کو الجھنوں سے بچائیں؟

آپ نے جن رفقاء اور علماء کرام کے بارے میں تحریر فرمایا ہے:

''مجھے میرے رفقاء اور علماء کرام نے آپ کی یہ ساری ای میل سن کر یہ مشورہ دیا ہے کہ یہ علماء کرام کو بدنام کررہا ہے اس سے کسی قسم کی گفتگو کرنا ای میل سے خط و کتابت کرنا فضول ہے۔ مجھے منع کردیا ہے۔ یہ کبھی بھی بات نہیں مانیں گے نہ سمجھداری سے کام لیں گے، اب خدا حافظ آئندہ ای میل اس سلسلے کی نہ میں آپ کی کبھی کھولوں گا نہ پڑھوں گا نہ کبھی جواب دوں گا''

مجھے کبھی یقین نہیں آئے گا کہ علماء کرام نے آپ کو یہ مشورہ دیا ہوگا۔ اگر ایک شخص قرآن وحدیث کا معمولی علم بھی رکھتا ہو اور اسے اتنا بھی شعور حاصل ہو کہ آج کے دور میں کسی عالم محقق کی بات بھی تنقید سے بالاتر نہیں ہوسکتی، حتیٰ کہ پروفیسر اور سائنسدان کی تو شرعی حیثیت ہی کوئی نہیں، تو وہ معمولی پڑھا لکھا شخص ایسا مشورہ نہیں دے سکتا، چہ جائیکہ ایک عالم پھر علمائے کرام آپ کو یہ مشورہ دے، یہ تو آپ کی طرف سے اہل علم پر سراسر بہتان ہے یا کسی ان پڑھ آدمی نے آپ کو کہا ہوگا۔

علماء کرام ایسی باتیں نہیں فرمایا کرتے۔ وہ دلیل کا ساتھ دینے والے ہوا کرتے ہیں، جنہوں نے آپ کو راقم کے بارے میں یہ مشورہ دیا ہے میرے نزدیک تو یہ جہلاء کا کلام ہے تاہم ان سے گزارش ہے کہ راقم کی کونسی بات اصول کے خلاف ہے جس کے مقابلے میں گفتگو شرعاً درست نہیں ہوسکتی؟ میں ایسے لوگوں سے علمی سوالات پوچھنے کے حق میں نہیں ہوں تاہم وہ راقم کی تحریرات کسی عالم کو دکھا کر قابل اعتراض مقامات کی نشاندہی کروائیں۔

محترم پروفیسر صاحب جب چراغ گلنے لگتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ ڈگمگا کر ہی آخر کار اپنا دم توڑتا ہے، آپ کی تقریباً نصف صدی کی تحقیقات کی جبکہ ابھی قلعی کھل رہی ہے تو فطرت کا اصول یہاں بھی جلوہ گر ہو کر سائنسدانوں کی فاسد نظریات پر طاری کپکپی دکھا رہا ہے۔ محترم آپ کے سلسلہ خطوط کی آخری تحریرات آپ کے علمی خزانے سے یہی راز پاش کررہی ہیں، کہ اب اس کے اندر اپنے ماننے والوں کے لئے مزید روشنی دینے کی طاقت باقی نہیں رہی ،جس نے زندگی کی آخری ہچکولی لیتے ہوئے ہمیشہ کے لئے بجھنا ہے۔

آخر میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ بحث کی ڈائرکشن ذاتیات اور غیر ضروری موضوعات سے تبدیل کرتے ہوئے اصل علمی اور تحقیقی منہج پر لانے کی کوشش کیجئے گا، تاکہ مسلمانوں کے سامنے حقائق (تو آ چکے مگر یہ کہ) مزید پختہ ہوجائے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان سوالات کے جوابات تحریر فرمائیں جو کہ احقر نے پچھلے خطوط میں خدمت میں ارسال کردئے ہیں۔

والسلام

احقر شوکت علی قاسمی

ادارہ فرقان صوابی، 13-12-2012